Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
June 2, 2025

Environmental Balance and Resource Conservation in the Light of the Sīrat al-Nabī ﷺ

ماحولیاتی توازن اور وسائل کا تحفظ: سیرت نبوی ﷺ کی روشنی میں

Samra
MPhil Scholar, Minhaj University Lahore
E-mail: ghulammustafasamra@gmail.com

Dr Shabir Ahmad Jamee
HOD School of Islamic Study And Shariah
Minhaj University Lahore.
E-mail: hodislamicstudies.cosis@mul.edu.pk

Maria Yaseen
MPhil Scholar, Minhaj University Lahore
E-mail: mariayaseen0786@gmail.com

Abstract:
In the modern world, the concept of a global village has emerged, where rapid advancements in science and technology have greatly improved human life. However, these human activities have also led to dangerous impacts on the natural environment. Significant and harmful changes have occurred in the natural, chemical, and biological properties of air, water, and land, resulting in alarming increases in global temperatures and heightened environmental pollution. These environmental changes pose serious threats to human life, causing the loss of millions of lives and the extinction of various species of animals and plants. If this trend is not controlled, it is feared that many species may disappear permanently from the Earth. Consequently, environmental issues and their solutions are now regarded as the most critical challenge for human survival. The teachings of the Sīrat al-Nabī (PBUH) have encouraged Muslims to adopt values and practices that help preserve the environment from harmful effects and negative changes. In the light of the Prophet's (PBUH) guidance, environmental protection can be ensured, as his sayings and actions on environmental conservation hold the second-highest importance after the Quran. This abstract discusses the teachings of Sīrat al-Nabī (PBUH) that offer guiding principles for the protection and improvement of the environment.

Keywords: Global village, environmental pollution, climate change, **Sīrat al-Nabī (PBUH)**, environmental protection, sustainability

تعارف:

آج دنیا گلوبل ولیج کا روپ دھار چکی ہے۔ جہاں ایک طرف انسان نے سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں بے پناہ ترقی کی ہے اور اپنی زندگی کو پہلے کے مقابلے میں بہتر اور سہل بنایا ہے، وہیں ان انسانی سرگرمیوں نے قدرتی ماحول پر خطرناک اثرات مرتب کیے ہیں۔ نتیجتاً ہوا، پانی، اور زمین کی قدرتی، کیمیائی اور حیاتیاتی خصوصیات میں غیر ضروری اور نقصان دہ تبدیلیاں واقع ہو چکی ہیں۔ زمین کے درجہ حرارت میں تشویش

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: June 2, 2025

ناک حد تک اضافہ ہوا ہے، جس کے نتیجے میں نہ صرف عالمی حدت (گلوبل وارمنگ) کا مسئلہ شدت اختیار کر چکا ہے بلکہ ماحولیاتی آلودگی بھی خطرناک حد تک بڑھ گئی ہے۔

ان ماحولیاتی تبدیلیوں کے متعدد نقصانات اور منفی اثرات انسانی زندگی کے لیے سنگین خطرات کا باعث بن چکے ہیں۔ اس کے نتیجے میں لاکھوں انسان اپنی زندگی سے محروم ہو چکے ہیں، جبکہ کئی اقسام کے جانور اور پودے بھی ناپید ہو رہے ہیں۔ اگر اس رجحان پر قابو نہ پایا گیا تو یہ خدشہ ہے کہ زمین سے جانداروں کی متعدد اقسام ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائیں گی۔ یہی وجہ ہے کہ ماحولیاتی مسائل اور ان کے حل کو اب انسانی بقا کا سب سے اہم مسئلہ تسلیم کیا جا رہا ہے، اور ماحولیاتی بحران کو موجودہ دور کا ایک المناک اور پیچیدہ چیلنج سمجھا جاتا ہے۔

سیرت نبوی ﷺ نے مسلمانوں کو ایسی اقدار اور تعلیمات اپنانے کی ترغیب دی ہے جو ماحول کو نقصان دہ اثرات اور منفی تبدیلیوں سے محفوظ رکھنے میں مددگار ثابت ہوں۔ رسول اللہ ﷺ کی ہدایات کی روشنی میں ماحولیاتی تحفظ کو یقینی بنایا جا سکتا ہے، کیونکہ ماحول کی حفاظت سے متعلق آپ ﷺ کے فرامین اور عملی مثالوں کو قرآن کریم کے بعد سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ ذیل میں رسول اللہ ﷺ کی ان تعلیمات کا ذکر کیا جا رہا ہے جو ماحولیات کے تحفظ اور بہتری کے لیے راہنما اصول فراہم کرتی ہیں۔

ماحولیات کی لغوی واصطلاحی معنی ومفہوم:

ماحولیات ان قدرتی، حیاتیاتی، سماجی، ثقافتی، اور اقتصادی عوامل کا مجموعہ ہے جو ایک متوازن حالت میں موجود رہتے ہیں اور جانداروں، بالخصوص انسان، کی زندگی پر براہ راست یا بالواسطہ اثر انداز ہوتے ہیں۔ یہ اس دائرے یا احاطے پر مشتمل ہے جہاں جاندار زندگی بسر کرتے ہیں، جو زمین، اس کے فضائی غلاف، زیرِ زمین وسائل، اور سطح پر موجود عناصر کو شامل کرتا ہے۔ ماحولیات ان تمام حالات، وسائل اور عناصر کا احاطہ کرتی ہے جو جانداروں کے گرد موجود ہوتے ہیں اور جن سے وہ متاثر ہوتے ہیں یا ان پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

لفظ "ماحولیات" درحقیقت لفظ "ماحول" کی جمع ہے، جو اردو زبان میں ایک نئی ترکیب کے طور پر مستعمل ہے۔ یہ لفظ "ما" اور "حول" کے امتزاج سے وجود میں آیا ہے، اور بنیادی طور پر عربی زبان سے ماخوذ ہے۔ "ما" ایک اسم موصولہ ہے، جس کے معنی اردو زبان میں "جو کچھ" ہیں، جبکہ "حول" کے معنی "گرد و پیش" یا "ارد گرد" کے ہیں۔ عربی زبان میں "حول" کا استعمال کسی چیز کے اطراف و جوانب، حالت یا ہیئت کے لیے بھی ہوتا ہے۔ جیسا کہ امام راغب اصفہانی حول کا معنیٰ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وَحَوْلُ الشَّيْءِ: جَانِبُهُ الَّذِي يُمْكِنُهُ أَنْ يُحَوِّلَ إِلَيْهِ [1]

---

[1] الراغب الأصفهاني، ابو القاسم الحسين بن محمد بن المفضل، المفردات في غريب الناج ا، ص ٢٦٥ ريب القرآن، دار العلم الدار الشامية، بیروت، ١٤١٢ھ - ١٩٩١ء،

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: June 2, 2025

کسی چیز کا حول اس کے وہ اطراف ہیں جن کی طرف اس کا لوٹنا ممکن ہو۔

اسی طرح "حول" جو کسی شخص یا چیز کے گرد موجود اطراف اور جہات کی نشاندہی کرتا ہے۔ جیسا احمد مختار عمر لکھتے ہیں:

حَوْلٌ كَلِمَةٌ وَظِيفِيَّةٌ، اِسْمٌ يَدُلُّ عَلَى الْجِهَاتِ الْمُحِيطَةِ بِشَخْصٍ أَوْ شَيْءٍ (2)

"حول" ایک وظیفہ نما لفظ اور اسم ہے، جو کسی شخص یا چیز کے ارد گرد موجود جہات پر دلالت کرتا ہے۔

لہٰذا، لفظ "ماحول" ان اطراف اور گرد و نواح کی عکاسی کرتا ہے، جو کسی چیز یا انسان کو اپنے احاطے میں لیے ہوئے ہوں۔ اس ترکیب کا استعمال بالخصوص ان تمام عوامل یا حالات کے لیے کیا جاتا ہے، جو کسی چیز یا انسان پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

اصطلاحی تعریفات:

قدرتی، حیاتیاتی، سماجی، ثقافتی اور اقتصادی عناصر کا وہ مجموعہ جو ایک توازن کے ساتھ موجود ہو اور براہ راست یا بالواسطہ طور پر انسان اور دیگر مخلوقات کی زندگی پر اثر انداز ہوتا ہو۔ جیسا کہ احمد عبد الکریم سلامۃ لکھتے ہیں:

مَجْمُوعُ الْعَوَامِلِ الطَّبِيعِيَّةِ وَالْحَيَوِيَّةِ وَالِاجْتِمَاعِيَّةِ وَالثَّقَافِيَّةِ وَالِاقْتِصَادِيَّةِ الَّتِي تَتَفَاوَضُ فِي تَوَازُنٍ وَتُؤَثِّرُ عَلَى الْإِنْسَانِ وَالْكَائِنَاتِ الْأُخْرَى بِطَرِيقٍ مُبَاشِرٍ أَوْ غَيْرِ مُبَاشِرٍ(3)

مختلف قدرتی، حیاتیاتی، سماجی، ثقافتی اور اقتصادی عوامل کا مجموعہ، جو توازن کے ساتھ موجود ہوتے ہیں اور انسان و دیگر مخلوقات پر براہ راست یا بالواسطہ اثر ڈالتے ہیں۔

ماحول وہ جگہ ہے جہاں انسان زندگی بسر کرتا ہے، جو قدرتی اور انسانی عناصر پر مشتمل ہوتا ہے، اور جن سے وہ اثر لیتا ہے اور ان پر اپنا اثر ڈالتا ہے جیسا کہ محمد عبد القادر الفقی لکھتے ہیں:

هِيَ الْوَسَطُ أَوِ الْمَجَالُ الْمَكَانُ الَّذِي يَعِيشُ فِيهِ الْإِنْسَانُ بِمَا يَضُمُّ مِنْ ظَوَاهِرَ طَبِيعِيَّةٍ وَبَشَرِيَّةٍ وَيَتَأَثَّرُ بِهَا وَيُؤَثِّرُ فِيهَا(4)

یہ وہ وسط یا میدان ہے جہاں انسان رہتا ہے، جو قدرتی اور انسانی عوامل کو شامل کرتا ہے، اور جن سے وہ متاثر ہوتا ہے اور ان پر اثر انداز ہوتا ہے۔

ماحول وہ دائرہ ہے جہاں جاندار زندگی گزارتے ہیں، جو زمین، اس کے فضائی حصے، سطح پر پائے جانے والے عناصر اور زمین کے اندر موجود وسائل پر مشتمل ہوتا ہے جیسا کہ الکیلانی لکھتے ہیں:

---

2 - احمد مختار عمر، الدکتور، معجم اللغۃ العربیۃ المعاصرۃ، عالم الکتب، قاہرہ - مصر، ۱۴۲۹-۲۰۰۸ء، ج ۴، ص ۵۸۹

3 سلامۃ، احمد عبد الکریم، قانون حمایۃ البیئۃ الاسلامی مقارنا بالقوانین الوضعیۃ، مکتبہ ن م، قاہرہ - مصر، ۱۴۱۲-۱۹۹۶ء، ص ۲۸

4 الفقی، محمد عبد القادر، البدیہ مشاکلھا وقضایاھا، مکتبۃ الاسرۃ، مقام اشاعت ن م، ۱۴۱۹ھ / ۱۹۹۹ء، ص ۱۰

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: June 2, 2025

إِنَّ الْبِيئَةَ هِيَ الْمُحِيطُ الَّذِي تَعِيشُ فِيهِ الْأَحْيَاءُ مُؤَلَّفًا مِنَ الْأَرْضِ وَغِلَافِهَا الْجَوِّيِّ وَمَا عَلَيْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا([5])

بے شک ماحول وہ احاطہ ہے جس میں جاندار رہتے ہیں، جو زمین، اس کے فضائی غلاف، اس کی سطح پر موجود عناصر اور زیر زمین موجود مواد پر مشتمل ہوتا ہے۔

اس تعریف میں زمین کی سطح پر رہنے والے جانداروں کے علاوہ زمین کے اوپر فضائی غلاف، زیر زمین پانی اور زمین کی ظاہری سطح پر جو کچھ بھی ہیں ان سب کو ماحول کا حصہ اور ماحول کے اجزائے ترکیبی میں شمار کیا گیا ہے۔

ماحولیاتی توازن اور وسائل کا تحفظ: سیرت نبوی ﷺ کی روشنی میں

ماحولیات کی حفاظت اور توازن برقرار رکھنا انسان کی انفرادی اور اجتماعی ذمہ داری ہے۔ سیرت نبوی ﷺ میں ماحولیاتی تحفظ کے واضح اصول اور عملی رہنما خطوط ملتے ہیں، جو ہر مسلمان کو قدرتی وسائل کے درست اور متوازن استعمال کی تلقین کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے زمین، پانی، ہوا اور دیگر قدرتی عناصر کے تحفظ پر خصوصی زور دیا۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ زمین پر رہنے والوں کے ساتھ نرمی برتو تاکہ اللہ تعالیٰ بھی تم پر رحم فرمائے۔

۱۰: ذمہ داری کا شعور اور اس کا اطلاق:

نبی کریم ﷺ کی سیرت ہمیں یہ درس دیتی ہیں کہ ہر مسلمان، چاہے وہ کسی بھی حیثیت یا منصب میں ہو، اپنے اعمال اور فرائض کے لیے اللہ کے سامنے جوابدہ ہے۔ اس کی سماجی، تعلیمی، معاشی یا سیاسی حیثیت جو بھی ہو، وہ اپنے اختیارات اور تصرفات کا ذمہ دار ہے، اور قیامت کے دن اس سے اس کی ذمہ داریوں کے بارے میں ضرور باز پرس ہو گی۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ([6])

(تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے، اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا)۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو دنیا میں اپنا نائب بنا کر بھیجا اور اس پر یہ ذمہ داری عائد کی کہ وہ خلافت کے تقاضے پورے کرتے ہوئے دنیا کے نظام کو سنوارنے اور تخریب کے بجائے تعمیر کے لیے محنت کرے۔ اگر انسان اپنی ذمہ داریوں میں کوتاہی کرے گا اور اللہ کی عطا کردہ امانتوں کا حق ادا

---

5 الکیلانی، حمایۃ البیئۃ فی الاسلام، مجلۃ الدراسات، جامعۃ ام القری، مکہ، ۱۴۰۹ھ – ۱۹۸۸ء، ص ۱۸۱

6 صحیح بخاری، باب الجمعۃ فی القری والمدن، رقم الحدیث: ۸۹۳

OPEN ACCESS
CC BY

Published:
June 2, 2025

نہیں کرے گا تو قیامت کے دن اس سے باز پرس کی جائے گی۔ وہاں اللہ تعالیٰ ہر قول و فعل کا حساب لے گا، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

يَا عِبَادِي إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَه (7)

اے میرے بندو! یہ تمہارے ہی اعمال ہیں جنہیں میں تمہارے لیے شمار کرتا ہوں، پھر ان کا پورا بدلہ تمہیں عطا کروں گا۔ پس جسے اچھا بدلہ ملے، وہ اللہ کا شکر ادا کرے، کیونکہ یہ اس کی کوشش کا نتیجہ ہے، اور جسے برا بدلہ ملے، وہ خود کو ملامت کرے، کیونکہ یہ اس کے اپنے اعمال کا انجام ہے۔

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انسانوں کے تمام اعمال کا حساب لے گا۔ جو شخص اپنی نیکیوں کو اپنی برائیوں سے بھاری پائے گا، اسے اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے، اور جو شخص گناہوں میں زیادہ ہو گا، اسے جہنم کے عذاب کا سامنا ہو گا۔ اسی طرح انسان سے اس کی ذاتی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ دنیا کے نظام کو درست رکھنے کی ذمہ داری کا بھی حساب لیا جائے گا۔ اسلام نے فرد اور معاشرے کے درمیان گہرا رشتہ قائم کیا ہے، اس لیے نہ صرف فرد کی ذاتی زندگی بلکہ معاشرتی تعلقات میں اس کے رویے کا بھی حساب لیا جائے گا۔ انسان کو دوسروں کو ماحولیاتی نقصانات سے آگاہ کرنے اور روکتے ہوئے اس کے اثرات سے بچانے کی بھی ذمہ داری دی گئی ہے، کیونکہ ماحولیاتی تباہی سب کو یکساں طور پر متاثر کرتی ہے۔

۰۲: ماحول کی حفاظت: مسلمان کا دینی فریضہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ماحول کی حفاظت اور اسے آلودگی سے بچانا مسلمان کے ایمان کا ایک اہم جزو ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

الإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ أَوْ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلا اللَّهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيمَانِ(8)

ایمان کی ستر یا ساٹھ سے زائد شاخیں ہیں، ان سب میں سب سے افضل "لا الہ الا اللہ" کہنا ہے، اور ان میں سب سے کم تر راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے، اور حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔

اس حدیث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ راستے سے تکلیف دہ اور ضرر رساں چیز کو ہٹانا، چاہے وہ مادی ہو یا معنوی، عبادت اور مسلمان کا فرض ہے اور اس کا ایمان کا حصہ ہے۔ یہاں "الأذى" سے مراد ہر وہ چیز ہے جو راستوں کی صفائی اور جمال کو متاثر کرتی ہو، یا جو عوامی راستوں میں حادثات

7 صحیح مسلم، باب تحریم الظلم، رقم الحدیث: ۶۷۳۷
8 صحیح مسلم، باب شعب الایمان، رقم الحدیث: ۱۶۲

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: June 2, 2025

یا ٹریفک کی روانی میں رکاوٹ ڈالتی ہو، یا جو کسی نہ کسی طریقے سے گزرنے والوں کو نقصان پہنچا سکتی ہو۔ مثال کے طور پر، کوڑا کرکٹ، کچرا، پلاسٹک کی تھیلیاں، یا خالی بوتلیں وغیرہ، کیونکہ یہ سب بھی نقصان دہ اور ضرر رساں سمجھی جاتی ہیں۔

یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہیے کہ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ راستوں سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹانے کی توفیق دیتا ہے، ان پر اللہ کی خصوصی رحمت ہوتی ہے، کیونکہ اس عمل کے ذریعے ان کی مغفرت ہوتی ہے اور وہ اللہ کے عذاب سے بچ جاتے ہیں۔

جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَرَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ (9)

"ایک شخص راستے پر چل رہا تھا، اس نے راستے میں کانٹوں کی ایک شاخ دیکھی، تو اس نے اسے وہاں سے ہٹا دیا، اللہ تعالیٰ نے اس کی اس نیکی کو قبول کیا اور اس کی مغفرت کر دی۔"

علامہ نووی نے اس حدیث کی شرح میں لکھا:

هَذِهِ الْأَحَادِيثِ الْمَذْكُورَة فِي الْبَاب ظَاهِرَةٍ فِي فَضْلَ إِزَالَةِ الْأَذَى عَنْ الطَّرِيقِ ، سَوَاء كَانَ الْأَذَى شَجَرَة تُؤْذِي ، أَوْ غُصْنٍ شَوْكَ ، أَوْ حَجَرًا يُعْثَر بِهِ ، أَوْ قَذَرًا ، أَوْ جِيفَة وَغَيْرِ ذَلِكَ (10)

یہ احادیث راستے سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹانے کے حوالے سے واضح طور پر بیان کرتی ہیں، چاہے وہ ایذا دینے والا درخت ہو، کانٹوں والی شاخ ہو، کوئی پتھر جو ٹھوکر لگانے کا سبب بن رہا ہو، گندگی ہو، یا کوئی مردہ جانور کی لاش ہو۔"

۰۳: انسانی صحت اور ماحول کی اہمیت

اسلام انسانی صحت اور بقاء کو بڑی اہمیت دیتا ہے اور تعلیم دیتا ہے کہ انسان کی صحت مند زندگی ایک صاف اور محفوظ ماحول سے جڑی ہوئی ہے، کیونکہ انسان اسی ماحول میں رہ کر اپنی ضروریات پوری کرتا ہے۔ زندگی کی بقاء کے لیے ضروری غذا، پانی، اور صاف ہوا، سب اسی ماحول کے عناصر ہیں۔ اسی طرح سورج، زمین، پہاڑ، درخت، دریا، اور سمندر بھی انسانی ضروریات کے لیے نہایت اہم ہیں۔ مختصراً، انسانی بقاء اور صحت کا انحصار ماحول اور اس کے اجزاء پر ہے۔ اگر ماحول محفوظ ہو گا تو انسانی صحت بھی محفوظ رہے گی۔

اسلام نے صحت کو اللہ کی عظیم نعمت قرار دیا ہے اور اس کی حفاظت کو انسان پر لازم کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

---

9 صحیح مسلم، باب بیان الشہداء، رقم الحدیث: ۵۰۴۹

10 النووی، ابوزکریا یحیی بن شرف بن مری، المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء، ج ۸، ص ۴۵۰

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 2, 2025

وَلِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا[11]

(تمہارے جسم کا تم پر حق ہے)۔

اس لیے انسان پر فرض ہے کہ اپنی صحت کا خیال رکھے، کیونکہ یہ اللہ کی دی ہوئی ایک امانت اور نعمت ہے۔ ایک اور حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ: الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ[12]

(دو نعمتیں ایسی ہیں جن کی اکثر لوگ قدر نہیں کرتے: صحت اور فراغت)۔

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ[13]

(طاقتور مؤمن کمزور مؤمن سے بہتر اور اللہ کو زیادہ محبوب ہے)۔

کیونکہ وہ عبادات کی انجام دہی، فرائض و سنت پر عمل، دعوت و تبلیغ، اور معاشرتی خدمت جیسے کاموں میں کمزور مؤمن کے مقابلے میں زیادہ فعال اور مضبوط ہوتا ہے۔ اسی لیے انسانی صحت اور جان، جو اللہ کی عظیم نعمت ہیں، کی حفاظت کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ انسانی صحت کا تحفظ ماحول کی حفاظت کے ساتھ منسلک ہے، لہٰذا انسان پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ماحول کو ان منفی سرگرمیوں اور تبدیلیوں سے بچانے کی کوشش کرے جو انسانی صحت کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہیں۔

۰۴: فاسق انسان سے مخلوقات کو نجات:

اسلام میں انسان کی ذمہ داریوں میں صرف اپنی ذات کی اصلاح نہیں بلکہ دنیا اور ماحول کی بہتری کا خیال بھی شامل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی حدیث بیان فرمائی جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ فاسق انسان کے شر سے زمین کی مخلوقات تکلیف میں رہتی ہیں، اور اس کے مرنے پر وہ سب سکون پاتی ہیں۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

11 صحیح مسلم، باب النھی عن صوم الدھر لمن تضرر بہ، رقم الحدیث: ۲۷۸۷

12 ۔ صحیح بخاری، باب لا عیش الا عیش الآخرۃ، رقم الحدیث: ۶۴۱۲

13 صحیح مسلم، باب فی الامر بالقوۃ وترک العجز، رقم الحدیث: ۵۹۴۵

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: June 2, 2025

مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ قَالَ : الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُ.([14])

ایک جنازہ گزرنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' :یہ مستریح یا مستراح ہے۔ ' صحابہ نے عرض کیا: 'مستریح اور مستراح کا کیا مطلب ہے؟ ' آپ نے فرمایا' :مؤمن بندہ دنیا کی مشقتوں اور تکلیفوں سے اللہ کی رحمت میں سکون پاتا ہے (مستریح) اور فاسق بندے کے مرنے سے اللہ کے بندے، شہر، درخت، اور جانور سب سکون پاتے ہیں (مستراح منہ)

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کے لوگوں کا ذکر کیا ہے۔ ایک وہ نیک بندہ جو اپنی وفات کے بعد دنیا کی مشقتوں، پریشانیوں، اور تکالیف سے نجات پا کر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور رضا میں داخل ہو جاتا ہے۔ وہ دنیا کے مصائب سے چھٹکارا پا کر آرام و سکون کی منزل کو پہنچتا ہے۔ دوسرا وہ فاسق اور گناہگار شخص ہے جس کی زندگی اس کے شر، گناہوں، اور ایذا رسانی سے معمور ہوتی ہے، اور اس کی موت دنیا کی دیگر مخلوقات مثلاً: انسانوں، بستیوں، درختوں، اور جانوروں کے لیے سکون کا باعث بن جاتی ہے، کیونکہ اس کے زندہ رہنے سے مخلوقات کو تکلیف پہنچتی ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس کے گناہوں، نافرمانیوں، اور بداعمالیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت، برکت، اور بارشوں کو روک لیتا ہو، جس کے نتیجے میں زمین اور اس پر بسنے والی مخلوقات مثلاً: درخت، جانور، اور دیگر جاندار متاثر ہوتے ہیں یا ہلاک ہو جاتے ہیں۔ شارحین کے مطابق اس حدیث کا مفہوم یہ بھی ہے کہ ایسے فاسق و گناہگار شخص کی نحوست اور بداعمالیوں کی وجہ سے زمین پر نعمتوں کا نزول رک جاتا ہے، جس سے جانور اور نباتات تباہ ہو جاتے ہیں۔

۰۵: قدرتی وسائل: مشترکہ امانت

رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے مطابق، قدرتی ماحول کے کچھ عناصر انسانی معاشرے کی مشترکہ امانت ہیں۔ کسی فرد کو یہ اختیار حاصل نہیں کہ وہ ان وسائل پر صرف اپنا قبضہ جمائے، دوسروں کو ان کے استعمال سے روکے، یا اپنی خواہشات کے تحت ان میں ایسی تبدیلیاں کرے جو انہیں نقصان پہنچائیں یا ناقابل استعمال بنا دیں۔ جو شخص ان وسائل کو بے جا استعمال کر کے دوسروں کو ان کے حق سے محروم کرتا ہے یا انہیں خراب کرتا ہے، وہ نہ صرف دوسروں کے حقوق تلف کرتا ہے بلکہ پورے معاشرے کا مجرم سمجھا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[14] المظھری، مظہر الدین حسن بن محمود بن الحسن الزیدانی، المفاتیح فی شرح المصابیح، تحقیق نور الدین طالب اور محققین کی ایک جماعت، دار النور، وزارت اوقاف کویت، ۱۴۳۳ھ / ۲۰۱۲ء، ج ۲، ص ۴۱۴

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: June 2, 2025

الْمُسْلِمُونَ شُرَكَاءُ فِي ثَلَاثٍ : فِي الْمَاءِ ، وَالْكَلَإِ ، وَالنَّارِ ، وَثَمَنُهُ حَرَام (15)

تین چیزوں میں سارے مسلمانوں کی شرکت (ساجھے داری) ہے: پانی (جو بہتا ہو اور جاری ہو)، گھاس اور آگ، ان (کی قیمت لے کر بیچنا حرام ہے۔"

پانی سے مراد وہ پانی ہے جو کسی کی ذاتی ملکیت نہ ہو، جیسے بارش کا پانی، قدرتی چشمے، نہریں، یا دریا کا پانی۔ گھاس سے مراد ایسی گھاس ہے جو خود رو ہو اور کسی نے اسے خاص طور پر نہ اگایا ہو، اور اسی طرح وہ لکڑیاں یا جلانے کے لیے استعمال ہونے والے پتھر مراد ہیں جو کسی کی نجی ملکیت میں نہ ہوں۔ ان وسائل کو کسی بھی صورت دوسروں کے لیے روکنا منع ہے۔ البتہ اس کا مطلب یہ نہیں کہ مشترکہ وسائل کو دوسروں کے لیے ناقابل استعمال بنانا منع ہے لیکن نجی ملکیت والی اشیاء کو نقصان پہنچانا جائز ہو۔ مشترکہ اور ذاتی دونوں اقسام کی اشیاء کو نقصان پہنچانے یا ان کے غلط استعمال سے بچنا لازمی ہے۔

۰۶: ماحولیاتی وسائل کے استعمال میں اعتدال کی ہدایت

اسلام دنیا کے واحد دین کے طور پر نمایاں ہے جو اپنے پیروکاروں کو ہر معاملے میں اعتدال اور میانہ روی کی تلقین کرتا ہے اور اسراف و فضول خرچی سے بچنے کی تاکید کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کو امت وسط کا لقب اسی بنیاد پر دیا ہے کہ ان کے عقائد، عبادات، معاملات، اخلاق، اور تمام دنیاوی امور اعتدال اور توازن پر مبنی ہیں۔ اسی وجہ سے، اس امت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ قدرتی وسائل اور ماحول کے معاملے میں بھی میانہ روی کو برقرار رکھے۔

اسلام نے ماحول اور اس کے وسائل کے حوالے سے جو اصول پیش کیے ہیں، ان میں اعتدال کے ساتھ استعمال کی تاکید کی گئی ہے اور فضول خرچی یا بے جا استعمال کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متعدد احادیث میں ماحول کے عناصر اور قدرتی وسائل کے استعمال کے بارے میں واضح طور پر اعتدال اور میانہ روی کا حکم دیا گیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ...

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِسَعْدٍ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ ، فَقَالَ : مَا هَذَا السَّرَفُ ؟ فَقَالَ : أَفِي الْوُضُوءِ إِسْرَافُ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَإِنْ كُنْتَ عَلَى نَهَرٍ جار (16)

---

[15] ۔ ابن ماجہ، السنن، باب المسلمون شرکاء فی ثلاث، رقم الحدیث: ۲۴۷۲

[16] القرضاوی، رعایۃ البیئیۃ فی شریعۃ الاسلام، ص ۳۰

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: June 2, 2025

حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے قریب سے گزرے جبکہ وہ وضو کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: "یہ کیا فضول خرچی ہے؟" سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: "یارسول اللہ! کیا وضو میں بھی فضول خرچی ہو سکتی ہے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ہاں، اگر چہ تم بہتی ہوئی نہر کے کنارے ہی کیوں نہ ہو۔"

۰۷: پرندے اور جانور اور ماحولیاتی توازن:

پرندے اور جانور اور ماحولیاتی توازن کا ایک اہم حصہ ہیں، اور ان کی موجودگی سے قدرتی ماحول کی خوبصورتی اور دلکشی وابستہ ہے۔ اسلام نے ان مخلوقات کی حفاظت کو بھی انسان کی بنیادی ذمہ داری قرار دیا ہے۔ ان کے ساتھ نرمی اور شفقت سے پیش آنا، ان کی بقا اور افزائش نسل کو یقینی بنانا انسان پر لازم کیا گیا ہے۔ اس حوالے سے اسلام نے جو اصول اور ہدایات دی ہیں، وہ نہایت جامع اور واضح ہیں۔ ان اصولوں کے تحت ماحول کے اس اہم عنصر یعنی حیوانات اور پرندوں کی دیکھ بھال، ان کی افزائش اور بہتر نشوونما کے لیے اسلام نے انفرادی اور اجتماعی سطح پر کوششوں کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ اس ذمہ داری کو نبھانے کے لیے معاشرے کے ہر فرد اور طبقے کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے واضح ہدایات دی ہیں کہ ہر وہ جانور یا پرندہ جو کسی کی نگرانی میں ہو، اس کی خوراک، پانی، اور دیکھ بھال کا انتظام مالک کی ذمہ داری ہے۔ اگر جانور بیمار ہو جائے تو اس کے علاج معالجے اور خوراک کا خاص بندوبست کرنا بھی لازم ہے، چاہے اس جانور سے کسی قسم کا فائدہ نہ لیا جا رہا ہو۔ اگر کوئی شخص ان ضروریات کا خیال نہیں رکھتا تو وہ سخت گناہگار ہے اور عذابِ جہنم کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ حَبَسَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا، فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ[17]

ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا، کیونکہ اس نے اسے قید کر رکھا تھا اور وہ بھوک سے مر گئی، اسی جرم کی بنا پر وہ عورت جہنم میں داخل ہوئی۔"

یہ حدیث اس بات کی تنبیہ کرتی ہے کہ جانوروں کے ساتھ بدسلوکی یا ان کی بنیادی ضروریات کو نظر انداز کرنا کسی بھی صورت قابلِ معافی نہیں ہے اور یہ اللہ کے غضب کا سبب بن سکتا ہے۔

اسلام نے جانوروں کے ساتھ رحم اور ہمدردی کا برتاؤ کرنے کی اہمیت پر زور دیا ہے، کیونکہ انسانوں کی کئی ضروریات جانوروں پر منحصر ہیں۔ ان کے تحفظ کی ذمہ داری صرف فرد پر ہی نہیں بلکہ پورے معاشرے پر عائد کی گئی ہے، تاکہ یہ سب مل کر ان کی بقا اور تحفظ کے لیے کوششیں کریں۔ اسی وجہ سے اسلام میں بعض جانوروں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے، جو اس بات کی علامت ہے کہ جانوروں کی حفاظت اور نسلوں کی بقا کے لیے اجتماعی سطح پر اقدامات کرنا ضروری ہے۔ ایک حدیث میں ہے:

---

[17] البخاری، الجامع الصحیح بخاری، باب فضل السقی الماء، رقم الحدیث: ۲۳۶۵

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 2, 2025

إِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم نَهَى عَنْ قَتْلِ أَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ النَّمْلَةُ وَالنَّحْلَةُ وَالْهُدْهُدُ وَالصُّرَدُ([18])

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار جانوروں کے قتل سے منع فرمایا ہے: چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد، اور لٹورا چڑیا۔"

اس حدیث سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان جانوروں کی حفاظت اور ان کی نسلوں کی بقا مسلمانوں کی اجتماعی ذمہ داری ہے، اور ان کے ساتھ بدسلوکی کو اسلام میں ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے۔ وہ جاندار جنہیں کھانے کے لیے استعمال نہیں کیا جاتا، انہیں مارنے سے روکا گیا ہے۔ اگر یہ جانور انسان کی خوراک کا حصہ ہوتے اور ان کی حفاظت کا حکم دیا جاتا، تو بات سمجھ میں آتی۔ لیکن یہاں ایسے جانوروں کا ذکر کیا گیا ہے جو انسان کی خوراک کے لیے نہیں ہیں، اور یہ اشارہ ملتا ہے کہ یہ بھی ماحولیاتی نظام کا حصہ ہیں۔ اگرچہ یہ جانور براہ راست انسان کے کام نہیں آتے، لیکن ان کا ماحول میں اپنا ایک اہم کردار ہے۔ یہ جانور نہ صرف ماحولیاتی حسن کا حصہ ہیں، بلکہ یہ مضر کیڑوں اور حشرات کو ختم کر کے ماحول کو صاف رکھنے میں بھی مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

پانی کے تحفظ اور ماحولیاتی توازن:

اسلام ہر اس عمل اور سرگرمی سے روکتا ہے جو پانی، اس کے ذرائع یا اس کی قدرتی خصوصیات کو نقصان پہنچا سکتا ہو۔ اسلام نے ان افراد کو اللہ کی ناراضگی اور لعنت کا حقدار قرار دیا ہے جو پانی اور اس کے ذرائع کو نقصان پہنچا کر اسے گندا اور آلودہ کرتے ہیں سیدنا معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

اتَّقُوا المَلاعِنَ الثلاثة: البراز في الموارد، وقارِعَةِ الطَّريقِ، والظل (1)

"لعنت کی تین چیزوں سے بچو: پانی کے جگہوں، عام راستے میں، اور سائے میں پاخانہ پیشاب کرنے سے

موارد کے معانی اگرچہ مسافروں کے اترنے کی جگہیں کے بھی ہیں لیکن اس سے مراد وہ جگہیں بھی ہیں جہاں سے پانی نکلتا یا گزرتا ہو۔ اور اس سے حدیث میں آیا ہے (اتَّقُوا البَرَازَ في الموارد) نکاسی آب اور پانی کی طرف جانے والے راستوں میں پاخانہ اور پیشاب کرنے سے بچو یعنی پانی کی جگہیں اور اس کے راستے

بہتے پانی میں پیشاب کرنے سے منع:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے اور اسے گندا کرنے سے منع نہیں فرمایا، بلکہ آپ نے امت کو یہ بھی سکھایا کہ بہتے ہوئے پانی کو بھی پیشاب کرنے یا گندگی پھینکنے سے آلودہ نہ کیا جائے۔ حدیث میں آیا ہے ک

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الْجَارِي (1)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتے ہوئے (جاری) پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔"

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: June 2, 2025

علامہ نووی نے اس حدیث کی شرح میں ذکر کیا ہے کہ اگر پانی کم مقدار میں ہو اور بہتا ہو تو اس میں پیشاب کرنا مکروہ تحریمی ہوتا ہے، کیونکہ اس سے پانی کی حالت خراب ہو جاتی ہے۔ تاہم، اس کا مطلب یہ نہیں کہ اگر پانی زیادہ اور جاری ہو تو اس میں پیشاب کرنے کی اجازت ہے۔ بلکہ حدیث کے الفاظ عام ہیں اور کم اور زیادہ دونوں مقداروں کو شامل کرتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ کم مقدار میں پیشاب کرنا مکروہ تحریمی ہے، جب کہ زیادہ مقدار میں مکروہ تنزیہی ہے۔

خلاصہ بحث:

1. دنیا میں سائنس و ٹیکنالوجی کی ترقی کے باوجود قدرتی ماحول پر منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ زمین کا درجہ حرارت میں اضافہ، عالمی حدت، اور ماحولیاتی آلودگی نے انسانی زندگی کو سنگین خطرات میں مبتلا کر دیا ہے۔ ماحولیاتی مسائل اور ان کے حل کو انسانی بقا کا سب سے اہم مسئلہ تسلیم کیا جا رہا ہے، اور انسانوں کو ان مسائل سے نمٹنے کے لئے جامع حکمت عملی تیار کرنی ہوگی۔
2. رسول اللہ ﷺ نے ماحول کے تحفظ کی اہمیت پر زور دیا اور مسلمانوں کو ماحول کو نقصان دہ اثرات سے بچانے کی ترغیب دی۔ آپ ﷺ نے درخت لگانے، پانی کی بچت کرنے، اور زمین کی زرخیزی کو برقرار رکھنے کی تاکید کی تاکہ قدرتی وسائل کا تحفظ ہو سکے۔ آپ ﷺ کی تعلیمات سے یہ سبق ملتا ہے کہ ماحول کا تحفظ نہ صرف دینی فریضہ ہے بلکہ اس کا تعلق انسانوں کی اجتماعی فلاح سے بھی ہے۔
3. ماحول" عربی لفظ "ما" اور "حول" کے امتزاج سے آیا ہے، جس کا مطلب ہے "جو کچھ" اور "گردو پیش"۔ اس کا مفہوم ہے انسان، حیوانات، نباتات، اور قدرتی وسائل کا وہ مجموعہ جو انسان کے ارد گرد ہوتا ہے۔ اصطلاحی طور پر، ماحولیات ایک سائنس ہے جو قدرتی وسائل کے انتظام، تحفظ، اور ان کے انسانی زندگی پر اثرات کا مطالعہ کرتی ہے۔ اس میں نہ صرف ماہرین ماحولیات بلکہ معاشرتی و اقتصادی عوامل کا بھی تذکرہ کیا جاتا ہے جو ماحول کے تحفظ سے جڑے ہوئے ہیں۔
4. سیرت نبوی ﷺ میں ماحول کے تحفظ کے واضح اصول ملتے ہیں۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ زمین پر فساد نہ پھیلاؤ، اور قدرتی وسائل کا حد سے زیادہ استعمال کرنے سے بچو۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو درختوں کی بے جا کٹائی سے منع کیا، اور جنگوں کے دوران بھی ماحول کو نقصان پہنچانے سے بچنے کی ہدایت کی۔ آپ ﷺ کی تعلیمات میں ہمیں یہ سکھایا گیا کہ زمین کا ہر حصہ انسان کا امانت ہے، اور اس کی حفاظت کرنا ضروری ہے تاکہ اگلی نسلوں کے لئے بھی یہ وسائل دستیاب رہیں۔
5. ہر مسلمان کو اپنی ذمہ داریوں کا شعور ہونا چاہیے، اور قیامت کے دن اللہ کے سامنے ان کی بازپرس ہوگی کہ اس نے زمین اور اس کی نعمتوں کا استعمال کس طرح کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے، اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا"۔ اس حدیث سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ ہر فرد پر ماحول کا تحفظ فرض ہے۔ اسلامی تعلیمات میں انسان کو ذمہ داری کا احساس دلایا گیا ہے تاکہ وہ اپنے وسائل کا درست استعمال کرے اور اس کا تحفظ کرے۔
6. ماحولیاتی تحفظ کو ایمان کا حصہ قرار دیا گیا ہے۔ قرآن و سنت میں ایسے متعدد ہدایات ہیں جو ماحول کے تحفظ کی طرف رہنمائی کرتی ہیں۔ راستے سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹانا ایمان کی شاخ ہے، اور یہ عمل عبادت کے مترادف ہے، جو کسی بھی غیر ضروری آلودگی سے بچنے کی ترغیب دیتا

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: June 2, 2025

ہے۔اگر مسلمان اس فریضے کو ایمانداری سے ادا کریں، تو یہ نہ صرف دینی لحاظ سے ضروری ہو گا بلکہ معاشرتی سطح پر بھی فوائد کا باعث بنے گا۔

7. اسلام میں انسان کی صحت اور بقاء کو ماحول کے تحفظ سے جڑ کر دیکھا گیا ہے۔ صحت کی حفاظت کا مطلب ہے کہ انسان اپنے ارد گرد کے ماحول کو صاف اور محفوظ رکھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمہارے جسم کا تم پر حق ہے"، اور انسان پر فرض ہے کہ اپنی صحت کا خیال رکھے، اس میں ماحول کا کردار بہت اہم ہے۔ کسی بھی قسم کی آلودگی، جیسے کہ فضائی آلودگی یا پانی کی آلودگی، انسان کی صحت پر برا اثر ڈالتی ہے، اور اسے محفوظ رکھنے کے لیے قدرتی وسائل کا تحفظ ضروری ہے۔

8. صحت اور ماحول دونوں اللہ کی عظیم نعمتیں ہیں، اور ان کی حفاظت کرنا ضروری ہے تاکہ یہ نعمتیں برقرار رہیں اور آنے والی نسلوں کو منتقل ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "دونوں نعمتیں صحت اور فراغت ایسی ہیں جن کی اکثر لوگ قدر نہیں کرتے"، اور اس حدیث میں بھی ہمیں ان نعمتوں کے تحفظ کی اہمیت بتائی گئی ہے۔ ماحول کو صاف اور بہتر رکھنا اس بات کا اشارہ ہے کہ ہم اللہ کی نعمتوں کا شکر گزار ہیں اور ان کا درست استعمال کر رہے ہیں۔

9. سیرت نبوی ﷺ کی تعلیمات کا مقصد انسان کو ماحولیاتی توازن برقرار رکھنے اور قدرتی وسائل کے تحفظ کی ترغیب دینا ہے تاکہ ماحول میں کوئی فساد نہ پھیلے۔ ماحولیاتی تباہی سب کو متاثر کرتی ہے، اور اس کے اثرات صرف موجودہ نسل تک محدود نہیں رہتے بلکہ مستقبل کی نسلوں کے لیے بھی چیلنجز پیدا کرتے ہیں۔ ہر فرد پر اس کا شعور اور ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے علاقے کو صاف رکھے، درخت لگائے، اور قدرتی وسائل کا غیر ضروری استعمال کرنے سے بچائے۔

10. اسلام نے ماحولیات کے تحفظ کو انسان کی ذاتی اور اجتماعی ذمہ داری قرار دیا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے روزمرہ کے اعمال میں ان تعلیمات کو اپنائیں۔ سیرت نبوی ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں ماحول کا تحفظ کرنا ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے اور اس کے نتائج نہ صرف دنیا میں بلکہ آخرت میں بھی سامنے آئیں گے۔ جب مسلمان ماحول کی حفاظت کے اصولوں کو اپنے زندگیوں میں عملی طور پر اپنائیں گے، تو وہ نہ صرف اپنی دنیا کو بہتر بنائیں گے بلکہ اللہ کی رضا اور بخشش کے بھی مستحق ہوں گے۔

حوالہ جات

1. الراغب الأصفهاني، ابو القاسم الحسين بن محمد بن المفضل، المفردات في غريب الناج ا، ص ۳۶۵ریب القرآن، دار العلم الدار الشامية، بيروت، ۵۱۴۱۲-۱۹۹۱ء،
2. احمد مختار عمر، الدکتور، معجم اللغة العربية المعاصرة، عالم الكتب، قاہرہ - مصر، ۱۴۲۹-۲۰۰۸ء، ج ۴، ص ۵۸۹
3. سلامة، احمد عبد الكريم، قانون حماية البيئة الاسلامی مقارنا بالقوانين الوضعية، مكتبہ ن م، قاہرہ - مصر، ۱۴۱۲-۱۹۹۶ء، ص ۲۸
4. الفقی، محمد عبد القادر، البدیہ مشاكلها و قضاياها، مكتبة الاسرة، مقام اشاعت ن م، ۱۴۱۹ھ / ۱۹۹۹ء، ص ۱۰
5. الكيلانی، حماية البيئة في الاسلام، مجلة الدراسات، جامعة ام القرى، مکہ، ۱۴۰۹ھ - ۱۹۸۸ء، ص ۱۸۱
6. صحیح بخاری، باب الجمعة في القرى والمدن، رقم الحديث: ۸۹۳

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: June 2, 2025

7. صحیح مسلم، باب تحریم الظلم، رقم الحدیث: ٦٧٣٧

8. صحیح مسلم، باب شعب الایمان، رقم الحدیث: ١٦٢

9. صحیح مسلم، باب بیان الشھداء، رقم الحدیث: ۵۰۴۹

10. النووی، ابوزکریا یحی بن شرف بن مری، المنھاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء، ج۸، ص ۴۵۰

11. صحیح مسلم، باب النھی عن صوم الدھر لمن تضرر بہ، رقم الحدیث: ۲۷۸۷

12. صحیح بخاری، باب لا عیش الا عیش الآخرۃ، رقم الحدیث: ٦۴١٢

13. صحیح مسلم، باب فی الامر بالقوۃ وترک العجز، رقم الحدیث: ۵۹۴۵

14. المظھری، مظھر الدین حسن بن محمود بن الحسن الزیدانی، المفاتیح فی شرح المصابیح، تحقیق نور الدین طالب اور محققین کی ایک جماعت، دار النور، وزارت اوقاف کویت، ۱۴۳۳ھ / ۲۰۱۲ء، ج ۲، ص ۴۱۴

15. ابن ماجہ، السنن، باب المسلمون شرکاء في ثلاث، رقم الحدیث: ۲۴۷۲

16. القرضاوی، رعایۃ البیئیۃ في شریعۃ الاسلام، ص ۳۰

17. البخاری، الجامع الصحیح بخاری، باب فضل السقی الماء، رقم الحدیث: ۲۳٦۵

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
June 2, 2025